کیا جشن میلاد النبی ﷺ صرف برصغیر میں منایا جاتا ہے ؟

مفتی محمد حنان قادری

سوال:

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جشن میلاد النبی ﷺ بصورت اجتماعات اور جلوس صرف برصغیر ہی میں منایا جاتا ہے اور کسی جگہ خصوصاً حرمین میں نہیں منایا جاتا۔

جواب:

گذارش یہ ہے کہ اس جشن کا آغاز بھی حرمین شریفین سے ہوا تھا نہ اگر وہاں آج کل نہیں منایا جاتا تو اس کا معنی یہ ہرگز نہیں کہ کبھی بھی نہ تھا۔ ہم آپ کے سامنے حرمین میں منائے جائے والے میلاد کی چند جھلکیاں پیش کر دیتے ہیں۔

تاریخ حرمین خصوصاً تاریخ مکہ پر لکھی جانے والی کتب کے مطالعہ کے بعد اہل حرمین کے درج ذیل معمولات سامنے آتے ہیں

مولد النبی ﷺ کی زیارت

اہل مکہ کا معمول تھا کہ ولادت کی رات محلہ بنی ہاشم میں مولد النبی ﷺ (حضور ﷺ کی جائے ولادت) کی زیارت کے لئے جایا کرتے تھے۔

(۱) امام ابو الحسین محمد بن احمد المعروف بابن جبیر اندلسی المتوفی ۶۱۴ھ اپنے تاریخی سفر نامے میں مولد پاک کے بارے میں لکھتے ہیں

من مشاھدھا الکریمہ ایضاً مولد النبی ﷺ والتربۃ الطاھرۃ التی ھی اول تربۃ مست جسمہ الطاھر والموضع المقدس الذی سقط فیہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ساعۃ الولادۃ السعیدۃ المبارکۃ التی جعلھا اللہ رحمۃ للامۃ اجمعین یفتح ھذا الموضع المبارک فید خلہ الناس کافۃومتبرکین بہ فی شھر ربیع الاول ویوم الاثنین منہ لانہ کان شھرمولد النبی ﷺ۔

مکہ مکرمہ کی زیارات میں سے ایک مولد پاک بھی ہے۔اس مقام کی مٹی کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس نے اس کائنات میں سب سے پہلے محبوبِ خدا کے جسم اقدس کو مس کیا اور اس میں اس ہستی مبارکہ کی ولادت پاک ہوئی جو تمام امت کے لئے رحمت ہے۔ماہ ربیع الاول میں خصوصاً آپ کی ولادت کے دن اس مکان کو زیارت کے لئے کھول دیا جاتا ہے اور لوگ جوق در جوق اس کی زیارت کرتے ہیں اور تبرک حاصل کرتے ہیں۔

(رحلۃ ابن جبیر ۹۰)

خود اپنا عمل بیان کرتے ہیں

(۲) دخلنا مولد النبی ﷺ ومسحنا الخد ورفی ذلك الموضع المقدس الذی ھو مسقط لاکرم مولد علی الارض وممس لاطھر سلالۃ واشرفھا ونفعنا برکۃ مشاھدۃ مولدہ الکریم۔

ہم نے مولد پاک میں داخل ہو کر اپنے رخسار اس مقدس مٹی پر رکھ دیئے کیونکہ یہی وہ مقدس مقام ہے جہاں کائنات کا سب سے مبارک اور طیب بچہ پیدا ہوا۔ہم نے اس کی زیارت کے ذریعے خوب برکات حاصل کیں۔

(رحلۃ ابن جبیر ۱۲۶)

(۳) امام جمال الدین محمد بن جار اللہ الجامع اللطیف میں لکھتے ہیں

جرت العادة بمكة ليلة الثانی عشر من ربيع الاول كل عام ان قاضی مكة الشافعی يتهياء لزيارة هذاالمحل الشريف بعد صلوٰة المغرب فی جمع عظيم۔

ہر سال بارہ ربیع الاول کی رات اہل مکہ کا یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ (جو کہ شافع المذہب ہیں) کی زیر سرپرستی مغرب کی نماز کے بعد لوگ قافلہ در قافلہ مولد پاک کی زیارت کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔

(الجامع اللطيف، ۲۰۱)

(۴) شیخ محمد بن علوی الحسنی لکھتے ہیں

وجرت العادة بمكة فی مولد الرسول ان يتهياء الكبار والعلماء واعيان البلاد بالفوانس والمشموع فيخرجون الی بيت مولد الرسول لزيارة۔

اہل مکہ کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ مشائخ، اکابر علماء اور معزز شخصیات کے ہاتھوں میں فانوس اور چراغ لے کر مولد پاک کی زیارت کرنے جاتے ہیں۔

(فی رحاب بيت الحرام، ۲۶۲)

محمد حسین ہیکل مصری نے مولد پاک کی بے حرمتی دیکھ کر لکھا

وانت تمربها اليوم خالية حينًا معمورة بالخيام حينا اخر وكثيراماتراها.....للابل فی زمن الحج وان قومًا يرونها اليوم وكانواقد رأوهامن قبل ان يطس الوهابيون علی اثارهافيحزالالم فی نفوسهم۔

آج خالی میدان نظر آتا ہے بلکہ کبھی اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ بنالیا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ جگہ سب سے زیادہ آباد ہوا کرتی تھی۔ جن لوگوں نے وہ منظر دیکھا ہے وہ آج وہابیوں کی اس بے حرمتی پر خون کے آنسو روتے ہیں۔

(فی منزل الوحی، ۲۱۹)

ہر سوموار مولد پاک میں "محفل ذکر" منعقد ہوتی تھی

امام قطب الدین حنفی (متوفی ۹۸۸ء جو کہ مکہ مکرمہ میں علوم دینیہ کے استاذ تھے) اہل مکہ کے معمولات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اہل مکہ ہمیشہ ہر سوموار کی رات مولد پاک میں محفل ذکر سجاتے تھے۔

ان کے الفاظ ملاحظہ ہوں

يستجاب الدعاء فی مولد النبی ﷺ وهو موضع مشهور يزار الی الان ويكون فی كل ليلة اثنين فيه جمعية يذكرون الله تعالیٰ ويزار فی الليل الثانية عشر من شهر ربيع الاول فی كل عام۔

مولد پاک معروف و مشہور جگہ ہے اب تک اس کی زیارت کی جاتی ہے وہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اہل مکہ وہاں ہر سوموار ذکر کی محفل سجاتے ہیں اور ہر سال بارہ ربیع الاول کی رات اس کی زیارت کی جاتی ہے۔

(الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام، ۳۵۵)

مولد النبی ﷺ کے پاس محفل میلاد

مولد النبی ﷺ کی زیارت کے ساتھ ساتھ وہاں محفل میلاد بھی منعقد کی جاتی جس میں آپ کی ولادت اور اس موقع پر ظاہر ہونے والی نشانیوں کا بڑی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا جاتا۔

شیخ قطب الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقم طراز ہیں

ويخرجون من المسجد الی سوق الليل ويمشون فيه الی محل مولد الشريف بازدحام ويخطب فيه شخص۔

لوگ جوق در جوق مسجد حرام سے نکل کر سوق اللیل کی طرف جاتے ہیں اور وہاں مولد پاک کے مقام پر اجتماع اور محفل منعقد کرتے ہیں اور اس میں ایک شخص خطاب بھی کرتا ہے۔

(الاعلام باعلام ببیت الحرام ۵۶)

امام ابن ظہیرہ اس جلسہ عام کی روداد اور اس کا موضوع سخن بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

بعد تقدم خطبة مناسبة للمقام ثم یعود منه الی المسجد الحرام قبیل العشاء۔

مولد پاک کی مناسب سے وہاں خطبہ دیا جاتا ہے پھر عشاء سے پہلے لوگ لوٹ کر مسجد حرام آجاتے ہیں۔

(الجامع اللطیف فی فضل مکة واهلها و بناء البیت الشریف ۲۰۱)

مولد پاک اُن مقامات سے ہے جہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہمارے تمام اسلاف نے تصریح کی ہے کہ مولد پاک ان مقدس مقامات میں سے ہے جن کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

مفتی مکہ شیخ عبدالکریم القطبی (المتوفی ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں

ویستجاب الدعاء فی مولد النبی ﷺ وهو موضع مشهور بشعب بنی هاشم۔

مولد النبی ﷺ کے پاس دعائیں قبول ہوتی ہیں اور یہ مقام محلہ بنی ہاشم میں مشہور و معروف ہے۔

(اعلام العلماء ۱۵۴)

میلاد کی خوشی میں کھانا کھلانا

اہل مکہ کا یہ بھی معمول تھا کہ آپ کی ولادت کی خوشی میں کھانا تقسیم کرتے تھے۔ دوست احباب کی دعوت کرتے، فقراء مساکین کی خدمت کرتے خصوصاً حرم شریف کے خدام کی خدمت کرتے۔ ہم یہاں عام لوگوں کے عمل کے بجائے قاضی مکہ امام محمد بن محی الدین الطبری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا معمول ذکر کرتے ہیں۔ مشہور سیاح ابن بطوطہ اپنے سفر نامہ (۷۲۸ھ) میں "ذکر قاضی مکه وخطیبها" کے تحت لکھتے ہیں

قاضی مکة العالم الصالح العابدنجم الدین محمد بن الامام العالم محی الدین الطبری وهوفاضل کثیرالصدقات والمشاهدة للکعبة الشریفة یطعم الطعام الکثیرفی المواسم المعظمة وخصوصاً فی مولد رسول الله ﷺ تسلیماً فانه یطعم فیه شرفاء مکة وکبرها رفقراءها وخدام الحرم الشریف وجمیع المجاورین۔

(اس وقت) مکہ کے قاضی جو کہ عالم، صالح اور عابد ہیں نجم الدین محمد بن الامام محی الدین الطبری وہ بہت زیادہ صدقہ کرنے والے اور کعبہ شریفہ کا کثرت سے طواف کرنے والے ہیں۔ حج کے مہینوں میں بہت زیادہ کھانا کھلانے والے ہیں اور خصوصاً حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے موقع پر وہ مکہ کے شرفاء، معززین، فقراء اور حرم شریف کے خدام اور مجاورین کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (رحلۃ ابن بطوطہ: ۱،۹۲)

میلاد پاک کی خوشی میں اہل حرمین کا جلوس

اہل حرمین میلاد پاک کی خوشی میں مختلف محافل کے ساتھ چراغاں کرتے اور جلوس نکالتے تھے جس میں علماء، مشائخ اور شہر کی تمام معزز شخصیات کے علاوہ حاکم وقت بھی شرکت کرتے اور صرف اہل مکہ ہی اس میں شریک نہ ہوتے بلکہ دور دراز دیہاتوں سے لوگ آتے حتیٰ کہ جدہ شہر سے لوگ جلوس میں شرکت کرنے کے لئے آتے تھے۔ اس میں بعض لوگوں کے ہاتھوں میں فانوس ہوتے، بعض کے ہاتھوں میں جھنڈے ہوتے۔ یہ جلوس مسجد حرام سے شروع ہوتا اور سڑکوں اور شاہراہوں سے گزرتا ہوا محلہ بنی ہاشم میں مولد پاک پر جاتا وہاں جلسہ عام ہوتا اور پھر وہاں سے یہ جلوس مسجد حرام آتا جہاں بادشاہ وقت علماء مشائخ کی دستار بندی کرتا۔ آخر میں دعا ہوتی اور بعد ازاں لوگ اپنے گھروں کو رخصت ہوتے۔ اس جلوس کی روداد درج ذیل عبارت میں ملاحظہ ہو! شیخ قطب الدین الحنفی بارہ ربیع الاول کو اہل مکہ کا معمول لکھتے ہیں

یزار مولد النبی ﷺ المکانی فی اللیلۃ الثانیۃ عشر من ربیع الاول فی کل عام فیجتمع الفقھاء والاعیان علی نظام المسجد الحرام والقضاۃ الاربعۃ بمکۃ الشریفۃ بعد صلوٰۃ المغرب بالشموع الکثیرۃ والمفرعات والفوانیس والمشاعل وجمیع المشائخ مع طوائفھم بالاعلام الکثیرۃ ویخرجون من المسجد الی سوق اللیل ویمشون فیہ الی محل مولد الشریف باز دحام ویخطب فیہ شخص ویدعو للسلطنۃ الشریفۃ ثم یعودون الی المسجد الحرام ویجلسون صفوفاً فی وسط المسجد من جھۃ الباب الشریف والقضاۃ ویدعو للسلطان ویلبسہ الناظر خلعۃ ویلبس شیخ الفراشین خلعۃ ثم یؤذن للعشاء ویصل الناس علی عادتھم ثم یمشی الفقھاء مع ناظر الحرام الی الباب الذی یخرج منہ من المسجد....یتفرقون ،وھذا من اعظم مراکب ناظر الحرم الشریف بمکۃ المشرفہ ویاتی الناس من البدو والحضر و اھل جدۃ وسکان الاودیۃ فی تلک اللیلۃ ویفرحون بھا۔

(الاعلام باعلام بیت اللہ الحرام، ۱۹۶)

۱۲ ربیع الاول کی رات ہر سال باقاعدہ مسجد حرام میں اجتماع کا اعلان ہوجاتا تھا تمام علاقوں کے علماء، فقہاء، گورنر اور چاروں مذاہب کے قاضی مغرب کی نماز کے بعد مسجد حرام میں اکٹھے ہوجاتے۔ادائیگی نماز کے بعد سوق اللیل سے گزرتے ہوئے مولد النبی ﷺ (وہ مکان جس میں آپ ﷺ کی ولادت ہوئی) کی زیارت کے لئے جاتے۔ان کے ہاتھوں میں کثیر تعداد میں شمعیں، فانوس اور مشعلیں ہوتیں (گویا وہ مشعل بردار جلوس ہوتا) وہاں لوگوں کا اتنا کثیر اجتماع ہوتا کہ جگہ نہ ملتی پھر ایک عالم دین وہاں خطاب کرتے تمام مسلمانوں کے لئے دعا ہوتی پھر تمام لوگ دوبارہ مسجد حرام میں آجاتے۔واپسی پر مسجد میں بادشاہ وقت دستار بندی کرتا۔پھر عشاء کی اذان اور جماعت ہوتی اس کے بعد لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاتے۔یہ اتنا بڑا اجتماع ہوتا کہ دور دراز دیہاتوں، شہروں حتی کہ جدہ کے لوگ بھی اس محفل میں شریک ہوتے اور آپ ﷺ کی ولادت پر خوشی کا اظہار کرتے تھے۔

جمال الدین محمد بن جار اللہ بن ظہیرہ رقم طراز ہیں

جرت العادة بمكة ليلة الثاني عشر من ربيع الاول كل عام ان قاضی مكة الشافعي يتهياء لزيارة هذا المحل الشريف بعد صلاة المغرب فی جمع عظيم منهم الثلاثة القضاة واكثر الاعيان من الفقهاء والفضلاء ذوی البيوت بفوائيس كثيره وشموع عظيمة وازدحام عظيم ويدعی فيه للسلطان ولاميرمكة وللقاضی الشافعي بعد تقدم خطبة مناسبة للمقام ثم يعود منه الى المسجد الحرام قبيل العشاء ويجلس خلف مقام الخليل عليه السلام بازاء قبة الفراشين ويدعو الداعی لمن ذكر انفابحضور القضاة واكثر الفقهاء ثم يصلون العشاء وينصرفون۔ ولم اقف علی اول من سن ذلك وسألت مورخی العصر فلم اجد عندهم علماً بذلك۔

ہر سال مکہ شریف میں ۱۲ ربیع الاول کی رات کو (اہل مکہ کا) یہ معمول ہے کہ قاضی مکہ جو کہ شافعی ہیں مغرب کے نماز کے بعد لوگوں کے ایک جم غفیر کے ساتھ مولد شریف کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ان لوگوں میں تینوں مذاہب فقہ کے ائمہ، فقہاء، فضلاء اور اہل شہر ہوتے ہیں ان کے ہاتھوں میں فانوس اور بڑی بڑی شمعیں ہوتی ہیں۔وہاں جاکر مولد شریف کے موضوع پر خطبہ ہوتا ہے اور پھر بادشاہ وقت امیر مکہ اور قاضی شافعی (منتظم ہونے کی وجہ سے) کے لئے دعا کی جاتی ہے اور یہ اجتماع عشاء تک

جاری رہتا ہے اور عشاء سے تھوڑا پہلے مسجد حرام میں آجاتے ہیں۔ مقام ابراہیم علیہ السلام پر اکٹھے ہو کر دعا کرتے ہیں۔ اس میں بھی تمام قاضی اور فقہاء شریک ہوتے ہیں پھر عشاء کی نماز ادا کی جاتی ہے اور پھر الوداع ہو جاتے ہیں۔

(مصنف فرماتے ہیں کہ) مجھے علم نہیں کہ یہ سلسلہ کس نے شروع کیا تھا اور بہت سے ہم عصر مؤرخین سے پوچھنے کے باوجود اس کا علم نہیں ہو سکا۔

(الجامع اللطیف فی فضل مکة والهلها وبناء البیت الشریف بحواله القول الفصل، ۱۴۵،۱۴۶)

اکیس توپوں کی سلامی

۱۹۱۷ء کو مکۃ المکرمہ میں یوم میلاد النبی ﷺ کے موقعہ پر اہل مکہ نے جو جشن منایا، محافل کیں اور جلوس نکالا اس کی روداد مکہ معظمہ کے اخبار القبلہ میں ان الفاظ کے ساتھ شائع ہوئی

گیارہویں ربیع الاول کو مکہ مکرمہ کے درودیوار عین اُس وقت توپوں کی صدائے بازگشت سے گونج اُٹھے جبکہ حرم شریف کے مؤذن نے نمازِ عصر کے لئے اللہ اکبر، اللہ اکبر کی صدا بلند کی۔ سب لوگ آپس میں ایک دوسرے کو عید میلاد النبی ﷺ پر مبارک باد دینے لگے۔ مغرب کی نماز ایک بڑے مجمع کے ساتھ شریف حسین نے مصلیٰ حنفی پر ادا کی۔ نماز سے فراغت پانے کے بعد سب سے پہلے قاضی القضاۃ نے حسب دستور شریف صاحب کو عید میلاد کی مبارک باد دی۔ پھر تمام وزراء اور ارکانِ سلطنت ایک عام مجمع کے ساتھ جس میں دیگر اعیان شہر بھی شامل تھے نبی کریم ﷺ کے مقام ولادت کی طرف روانہ ہوئے۔

یہ شاندار مجمع نہایت انتظام واحتشام کے ساتھ مولد النبی ﷺ کی طرف روانہ ہوا۔ قصر سلطنت سے مولد النبی تک راستے میں دورویہ اعلیٰ درجہ کی روشنی کا انتظام تھا اور خاص کر مولد النبی ﷺ تو اپنی رنگ برنگ روشنی سے رشک جنت بنا ہوا تھا۔ زائرین کا یہ مجمع وہاں پہنچ کر مؤدب کھڑا ہو گیا اور ایک شخص نے نہایت مؤثر طریقے سے سیرتِ احمدیہ ﷺ بیان کی۔ اس کے بعد شیخ فواد نائب وزیر خارجہ نے ایک برجستہ تقریر کی۔ آخر میں قابل مقرر نے ایک نعتیہ قصیدہ پڑھا جس کو سن کر سامعین نہایت محظوظ ہوئے۔ عید میلاد النبی کی خوشی میں تمام دفاتر، کچہریاں اور مدارس بھی بارہویں ربیع الاول کو ایک دن کے لئے بند کر دیئے گئے اور اس طرح یہ خوشی اور سرور کا دن ختم ہو گیا۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ اسی سرور اور مسرت کے ساتھ پھر یہ دن دکھائے۔

آمین

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد!

دو بجے رات تک نعت خوانی

اسی تمام کاروائی کو ماہنامہ "طریقت" لاہور جنوری ۱۹۱۷ء نے ان الفاظ میں شائع کیا

روزِ پیدائش آنحضرت (ﷺ) مکہ میں بڑی خوشی منائی جاتی ہے اس کو یوم ولادتِ رسول اللہ کہتے ہیں۔ اس روز جلیبیاں بکثرت بکتی ہیں۔ حرم شریف میں حنفی مصلیٰ کے پیچھے مکلف فرش بچھایا جاتا ہے۔ شریف مکہ اور کمانڈر حجاز مع اسٹاف کے لباس فاخرہ زرق برق پہنے ہوئے آکر موجود ہوتے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی جائے ولادت پر جاکر تھوڑی دیر نعت شریف پڑھ کر واپس آتے ہیں۔ حرم شریف سے مولد النبی ﷺ تک دورویہ لالٹینوں کی قطاریں......... کی جاتی ہیں۔ جائے ولادت اس روز بقعۂ نور بنی ہوتی ہے۔ جاتے وقت ان کے آگے مولود خواں نہایت خوش الحانی سے نعت شریف پڑھتے چلے جاتے ہیں۔

۱۱ ربیع الاول بعد از نمازِ عشاء حرم محترم میں محفل میلاد منعقد ہوتی ہے۔ ۲ بجے شب تک نعت، مولود اور ختم پڑھتے ہیں اور اس رات مولد النبی پر مختلف جماعتیں جاکر نعت خوانی کرتی ہیں۔ ۱۱ ربیع الاول کی مغرب سے ۱۲ ربیع الاول کی عصر تک ہر نماز کے وقت ۲۱ توپ سلامی کی قلعہ جیاد سے ترکی توپخانہ سر کرتا ہے۔ ان دنوں میں اہل مکہ بہت جشن کرتے، نعت پڑھتے اور کثرت سے محفل میلاد منعقد کرتے ہیں۔

اہل مکہ کا یوم میلاد پر عید سے بھی بڑھ کر اہتمام

امام سخاوی اہل مکہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ وہ یوم میلاد کے موقعہ پر عید سے بڑھ کر اہتمام کرتے ہیں اور تمام کے تمام مولد پاک کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔

واما اهل مكة فيتوجهون الى المكان المتواتر بين الناس انه محل مولده وهوفى سوق الليل رجاء بلوغ كل منهم بذالك لمقصده ويزيد اهتمامهم به على يوم العيد حتى قل ان يتخلف عنه احد من صالح و طالح ومقل وسعيد۔

اہل مکہ آپ کے مولد پاک جو تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ سوق اللیل میں واقع ہے کی زیارت کے لئے اس امید پر جاتے ہیں کہ ان کے مقاصد حاصل ہوتے اور وہ عید کے دن سے بڑھ کر یوم میلاد کا اہتمام کرتے ہیں اور اس دن مولد کی زیارت کے لئے ہر کوئی آتا ہے خواہ وہ صالح خواہ سعید ہے یا غیر سعید۔

(المولد الردی ، ۲۸)

اہل مدینہ کے معمولات

اب تک آپ نے اہل مکہ کے معمولات ملاحظہ کئے اب اہل مدینہ کے معمولات ملاحظہ کیجئے۔

شیخ المحدثین حضرت ملا علی قاری المتوفی ۱۰۱۴ھ یوم میلاد پر مسلمانانِ عرب و عجم کے معمولات کا تذکرہ کرنے کے بعد لکھتے ہیں

ولاھل المدینۃ کثرھم اللہ تعالیٰ بہ احتفال وعلی فعلہ اقبال۔

اہل مدینہ (اللہ تعالیٰ انہیں مزید ترقی عطا فرمائے) اس موقعہ پر خوب محافل سجاتے ہیں اور ان میں ذوق وشوق کے ساتھ شرکت کرتے ہیں۔

(الموردالروی ،۲۹)

کاش میں ربیع الاول کے ہر دن محفل سجاتا

آگے اسلاف کے معمولات ذکر کرتے ہوئے اس وقت کے عظیم مقتداء وپیشوا شیخ ابو اسحاق ابراہیم بن عبدالرحمن کے بارے میں لکھتے ہیں

لما کان فی المدینۃ المنورہ علی ساکنھا افضل الصلاۃ واکمل التحیۃ کان یعمل فی المولد النبوی ویطعم الناس ویقول لوتمکنت عملت بطول الشھر کل یوم مولدا۔

جب وہ مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلاۃ میں السلام میں تھے تو وہ حضور ﷺ کا میلاد مناتے،لوگوں کو کھانا کھلاتے اور کہتے کاش مجھے اور قدرت ہو تو میں اس ماہ کے ہر دن ایسا اہتمام کروں۔

ملا علی قاری کا اپنا عمل

حضرت ملا علی قاری ان بزرگوں کا قول ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ میرے مالی وسائل ایسے نہیں کہ میں اس موقعہ پر لوگوں کی مہمان نوازی کر سکوں مگر میں میلاد کے موضوع پر کتاب لکھ رہا ہوں تا کہ لوگ رہتی دنیا تک اس سے سیر اب ہوتے رہیں۔

قلت وانا لما عجزت عن القیافة الصوریة کتبت هذه الاوراق لتصیر ضیافة معنویة نوریه مستمرة علی صفحات الدهر غیر مختصة بالسنة و الشهور و سمتیه بالمورد الروی فی المولد النبوی۔

میں (علی قاری) کہتا ہوں جب فقیر صورۃً مہمان نوازی سے عاجز ہے تو میں نے معنوی نورانی مہمان نوازی کے لئے یہ کتاب لکھ دی تا کہ روئے زمین پر یہ رہتی دنیا تک لوگ اس سے سیر اب ہوں اور میں نے اس کا نام "میلاد نبوی پیاسے کے لئے سیرابی کا ذریعہ" رکھا ہے۔

(المورد الروی ۳۲)

(المورد الروی از ملا علی قاری، مولد رسول اللہ از ابن کثیر، مولد النبی از حافظ ابن حجر۔ مرکز تحقیقات اسلامیہ ۲۰۵ شادمان لاہور سے شائع ہو گئی ہیں)

مدینہ منورہ میں محفل میلاد مسجد نبوی میں منعقد ہوتی

مفتی عنایت احمد کاکوروی اہل حرمین کے معمول کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

جناب رسول اللہ ﷺ کی بارہویں ربیع الاول کو مدینہ منورہ میں یہ محفل متبرک مسجد شریف نبوی میں ہوتی ہے اور مکہ معظمہ میں بر مکان ولادت آنحضرت ﷺ۔

(تاریخ حبیب)

۱۲۸۷ھ میں مسجد نبوی میں منعقدہ ایک محفل میلاد کی روداد

مولانا عبد الحق الہ آبادی اپنی کتاب "الدر المنظم" میں لکھتے ہیں کہ ہم نے اپنے شیخ و مرشد عمدۃ المفسرین وزبدۃ المحدثین شاہ عبد الغنی نقشبندی مجددی قدس سرہ کو دیکھا

کہ در محفل مولد النبی ﷺ کہ در مدینہ منورہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام بتاریخ دوازدھم ماہ ربیع الاول روز یک شنبہ ۱۲۸۷ھ در مسجد نبوی شدہ بود تشریف آورد شریک ایں محفل شریف شدند وذکر مولد شریف کہ در صحن مسجد شریف بر منبر کدامی از ائمہ یکے بعد از دیگرے متوجہ بطرف روضہ شریفہ شدہ میخواند ند استماع میفر مود وبوقت قیام ذکر ولادت شریف قیام میفرمودند وحال وکیفیات برکات ایں محفل شریف کہ ظہور شدہ بود خارج از حیطہ تقریر وتحریر است۔

کہ حضور کے میلاد کی خوشی میں ۱۲ ربیع الاول ۱۲۸۷ ہجری کو مسجد نبوی شریف میں جو محفل منعقد ہوئی اس میں شریک ہوتے۔ یہ محفل صحن مسجد میں سجی تھی اس میں مختلف علماء جو سبز پر روضہ اطہر کی طرف منہ کرکے بیٹھتے تھے نے سرورِ عالم ﷺ کے میلاد کے بارے میں بیان کیا۔ ولادت کے ذکر وقت قیام بھی ہوا اس مبارک محفل کی کیفیات واحوال اور جو برکات ظہور پذیر ہوئیں ان کا بیان تقریر وتحریر کے احاطہ میں نہیں آسکتا۔

(الدرالمنظم ۱۱۳)